Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۲

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

فی پرچہ ۱ آنہ

المصلح

اتوار

۱۱ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی - اے

جلد ۷ | ۱۷ صلح ۱۳۳۳ ہش - ۱۷ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۳

پاکستان اب پٹ سن کا سامان برآمد کرنے کے قابل ہوگیا ہے

زیر تعمیر کارخانے مکمل ہو جانے پر صورت حال اور زیادہ بہتر ہو جائیگی - وزیر تجارت جناب تفضل علی کا بیان

ڈھاکہ ۱۶ جنوری - وزیر تجارت جناب تفضل علی نے کہا ہے کہ پاکستان اب اس قابل ہوگیا ہے کہ پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء بآسانی غیر ملکوں کو برآمد کرسکے۔ انہوں نے آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ابھی پٹ سن کے بعض اور کارخانے زیر تعمیر ہیں۔ جن کے مکمل ہو جانے پر صورت حال اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ انہوں نے درآمدی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت کی درآمدی پالیسی ان دو باتوں پر مبنی ہے کہ (۱) کم سے کم خرچ کیا جائے (۲) اور صنعتی رجحان کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے جو زرمبادلہ کمایا ہے اس کا ۷۰ فیصدی صنعتی سامان کی درآمد پر خرچ کیا جائے گا۔

وزیر اعظم ڈھاکہ روانہ ہوگئے

کراچی ۱۶ جنوری - وزیر اعظم جناب محمد علی کراچی میں چار روز قیام کرنے کے بعد آج صبح پھر ڈھاکہ روانہ ہوگئے۔ بیگم محمد علی اور وزیر قانون جناب اے کے بروہی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

میجر صلاح سالم جنوبی سوڈان کا دورہ کرینگے

خرطوم ۱۵ جنوری - مصر کی قومی راہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم اور عرب فوجوں کے کمانڈر انچیف میجر جنرل عبد الحکیم امیر اتوار کو خرطوم سے جنوبی سوڈان کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ وہ تینوں جنوبی صوبوں کا دورہ کریں گے۔ گزشتہ رات ان کے اعزاز میں سوڈان میں مقیم مصریوں نے خرطوم میں مصریوں کے آفیسرز کلب میں ایک دعوت دی۔ اس دعوت میں سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری اور ان کی کابینہ کے ارکان بھی مدعو کئے گئے تھے۔ میجر صلاح سالم نے مصری حکومت کی طرف سے سوڈان کے سیاسی اور مذہبی راہنما سر سید علی المرغانی کو مصر آنے کی دعوت دی۔ مرغانی نے دعوت کو مسترد تو نہیں کیا۔ لیکن یہ کہا کہ مصر کی آب و ہوا ان کی صحت کے لئے مفید نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ کچھ عرصہ کے بعد مصر آئیں گے۔

امریکہ آسٹریلیا مغربی جرمنی اور بعض دوسرے ممالک کے ساتھ عنقریب نئے تجارتی معاہدے کئے جائیں گے

ان ممالک کے ساتھ سابقہ معاہدوں کی میعاد ختم ہو چکی ہے

کراچی ۱۶ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان بہت سے بیرونی ممالک کے ساتھ نئے تجارتی معاہدوں کے بارے میں گفت و شنید کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ پہلے جو معاہدے کئے گئے تھے ان کی میعاد ختم ہوگئی ہے۔ ان ممالک میں آسٹریلیا، آسٹریا، سیلون، مصر، مغربی جرمنی، ہنگری، لبنان، امریکہ، عراق، شام اور ترکی شامل ہیں۔ ایک تجارتی وفد تو عنقریب مغربی جرمنی روانہ ہونے والا ہے۔

عرب ممالک کا وفاق تین گروپوں پر مشتمل ہوگا

مصر کو عراق کے امریکہ سے جنگی سامان حاصل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

بیروت ۱۶ جنوری - مصر کے دو اخباروں "الحیاۃ" اور "ڈیلی سٹار" نے خبر دی ہے کہ مصر نے یہ بات منظور کرلی ہے کہ عراق امریکہ سے فوجی سامان حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ امریکہ سے اس وقت تک کسی جنگی معاہدہ میں شریک ہونے کا وعدہ نہ کرے۔ جب تک نہر سویز کا جھگڑا طے نہ ہو جائے۔ ان اخبارات نے معتبر حلقوں کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ مصر اور عراق قاہرہ میں عرب لیگ کے ہونے والے اجلاس میں عرب اتحاد کے بارہ میں ایک سمجھوتہ پر متفق ہوگئے ہیں۔

اخبارات نے لکھا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مصر نے عرب وفاق کے بارہ میں ہمدردانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اخبارات کے بیانات کے مطابق عرب وفاق تین گروپوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک گروپ شام اردن لبنان اور عراق پر مشتمل ہوگا۔ دوسرا گروپ مصر سوڈان اور لیبیا پر اور تیسرا گروپ سعودی عرب اور یمن پر اور یہ مختلف گروپ اقتصادی، مالی خارجی اور تعلیمی امور میں آپس میں اتحاد عمل کریں گے۔

پنجاب میں جنگلات لگانے کی مہم

لاہور ۱۶ جنوری - پنجاب کا محکمہ جنگلات اگلے مہینے کی ۵ تاریخ سے ۶ ہفتے کے لئے جنگلات لگانے کی ایک مہم چلا رہا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے اب تک صوبہ میں ڈیڑھ کروڑ درخت لگائے جا چکے ہیں۔

مصر نے فلسطین میں نظم و نسق کا مرکزی ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ پیش کردیا

قاہرہ ۱۶ جنوری - دو روز ہوئے مصر نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے سامنے ایک تجویز پیش کی ہے جس کے مطابق فلسطین کے لئے نظم و نسق کا ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا جائے گا۔ نظم و نسق کا یہ ادارہ مہاجرین، عرب نیشنل گارڈ، نو مسیح کی دیکھ بھال کے علاوہ اسرائیل کے اقتصادی بائیکاٹ اور فلسطین کے دوسرے مسائل کی دیکھ بھال کرے گا۔ تجویز میں کہا گیا کہ اس ادارے کے لئے ایک خاص فنڈ اکٹھا کیا جائے جس کے لئے پہلے سال میں پچاس ہزار مصری پاؤنڈ جمع کئے جائیں۔ یہ ادارہ عرب لیگ سیکرٹریٹ کے ماتحت کام چلائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ سیاسی کمیٹی نے اس تجویز کو سراہا ہے۔ اور اس کی تفصیلات کا مطالعہ شروع کردیا ہے۔ سیاسی کمیٹی نے اس تجویز کی منظوری دے دی ہے کہ یورپ اور امریکہ میں عرب پبلسٹی کے لئے ایجنسیاں قائم کی جائیں۔

— قاہرہ ۱۶ جنوری - مصر کی حکومت نے اخوان المسلمین کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں ۳۰ افسروں کو پولیس کی ملازمت سے علیحدہ کردیا ہے۔ فوج میں بھی اسی طرح کا اقدام کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بخیر و عافیت ہیں

تحقیقاتی عدالت میں حضور کا بیان مکمل ہوگیا

لاہور ۱۵ جنوری - مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان مکمل ہوگیا ہے۔

امریکہ نے ہندوستان کی تجویز مسترد کردی

واشنگٹن ۱۶ جنوری - امریکہ نے ہندوستان کی یہ تجویز مسترد کردی ہے کہ ۹ فروری کو کوریا کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے۔ البتہ روس کا خیال ہے کہ یہ اجلاس منعقد کیا جائے۔

کوریا کے قیدیوں کو ۲۳ جنوری کو رہا کردیا جائیگا

امریکی وزارت خارجہ کا خیال

واشنگٹن ۱۶ جنوری - امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزارت خارجہ کا اب بھی یہ خیال ہے کہ کوریا میں جنگی قیدیوں کو جو اب بھارتی فوج کی نگرانی میں ہیں ۲۳ جنوری کو رہا کردیا جائے۔ اور انہیں شہری زندگی بسر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ترجمان نے کہا کہ وزارت خارجہ اور وزارت دفاع کے حکام جنرل تھمایا کے اس خط کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ جس میں انہوں نے مقررہ تاریخ سے تین روز قبل یعنی ۲۰ جنوری کو کوریا کے جنگی قیدی ان کے گرفتار کرنے والوں کے حوالے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

جو عملی کارکردگی عملی تڑپ اور عملی ولولہ جماعت احمدیہ کے اندر ہے وہ ہم نے گولڑہ شریف کے جم غفیر میں بھی نہیں دیکھا

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو کچھ فرمایا اس میں دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سچی تڑپ سچی عقیدت و سچی راہ نمائی کے آثار نظر آ رہے تھے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق محترم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "تنظیم" کے تاثرات

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امسال محترم جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "تنظیم" پشاور بھی تشریف لائے ہوئے تھے جلسہ میں شمولیت کے بعد آپ نے اپنے مؤقر اخبار کے ایڈیٹوریل کے کالموں میں جلسے کے متعلق اپنے تاثرات شائع فرمائے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

"ہمارے اپنے تاثرات یہ ہیں کہ مرزا بشیر الدین صاحب محمود ایک سچے محمدی مسلمان ہیں۔ ان کے دل میں اسلام کے لئے تڑپ اور محبت ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان خدا کی رسی قرآن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اور ایک ہو جائیں۔

ہم نے گولڑہ شریف کے عرسوں میں بھی شرکت کی ہے۔ تقریریں سنی ہیں۔ قوالیاں سنی ہیں حسب مراتب مہمان نوازیاں دیکھی ہیں۔ لیکن جو عملی تجاویز عملی کارکردگی۔ عملی تڑپ۔ عملی نقل و حرکت۔ عملی ولولہ ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ کے اندر ہے وہ ہم نے گولڑہ شریف کے جم غفیر میں بھی نہیں دیکھا۔ ہم اگر یہ تجویز پیش کریں تو کون مانے گا کہ گولڑہ شریف۔ رسال شریف۔ خواجہ حسن نظامی اور سب بزرگ ملکر ایک کانفرنس منعقد کریں جس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ان باتوں کا تصفیہ کریں۔ جو مابہ الاختلاف ہیں اور پھر ایک متوازی شکل میں خدمت قرآن کریں۔ ہم نے خود بالمشافہ حضرت مرزا بشیر الدین صاحب محمود سے ملاقات کی۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ میرا مرید نہیں ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ جماعت سے وابستگان کے سلسلہ میں اس کا نام نہیں ہے لیکن انھوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس میں اسلام اور دین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سچی تڑپ۔ سچی عقیدت اور سچی راہنمائی کے آثار نظر آ رہے تھے۔

ہم نے "تنظیم" اللہ کے بھروسے پر نکالا ہے۔ اور ہم اس کو اللہ کے بھروسے پر سچائی کے راستوں پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے جو لکھا خدا شاہد ہے کہ اس غرض سے نہیں لکھا کہ ہمیں جماعت احمدیہ سے یا مرزا صاحب سے چندواں مالی خواہشات ہیں۔ بلکہ یہ خالصۃً للہ ایک مخبر صادق اور ایک سچے رپورٹر کی حیثیت سے ہم نے ان حالات کو لکھا ہے

حضرت مرزا بشیر الدین محمود نے خود فرمایا کہ اگر جماعت کے اندر اس کے امراء و رؤسا سچے اخلاق۔ سچی عادتوں اور سچی اسلامی محبت سے مسلمانوں کے ساتھ دوستوں کے ساتھ اور ہمسایوں کے ساتھ پیش آئیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے اختلافات اور تنازعات ایک محبت اخلاص مروت۔ ملکی اور وطنی تعلقات کے سلسلے میں ایک بنیان مرصوص ثابت نہ ہوں۔

لیکن آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں بھی اہل غرض اشخاص کی کمی نہیں ہے۔ اور میں چاہتا ہوں جو شخص بھی جماعت کے متعلق کوئی معلومات کرنا چاہے اسے میرے ساتھ ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسا نہیں کیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سلف الصالحین کی تقلید ہو۔ اور تم اپنے اختلافات کو اسلام اور مسلمانوں کی محبت کے راستے میں حائل نہ کرو۔ اگر ہم حضرت مرزا بشیر الدین صاحب کے تمام اوصاف کو جو ساری امت کے متعلق ان کے دل میں ہیں بیان کریں۔ تو اس کے لئے ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے"

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر ٭ ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

ہفت روزہ تنظیم پشاور ۴ جنوری ۱۹۵۷ء

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اسے اپنے ہاں جاری کریں۔ یہ بات تجربہ میں آ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک نئے سال کے لئے قیادت اور زعامتوں کا انتخاب نہیں کروایا۔ وہ براہ مہربانی فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ مجلس کا نیا سال یکم فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل تمام انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ پس ایسی تمام مجالس فوری توجہ کر کے انتخابات کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جان خان محمود خان صاحب موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودہراں ضلع ملتان مورخہ ۱/۴ ۵۷ بروز پیر بوقت ۱۲½ بجے دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد منظور احمد ایاز کلرک دفتر انسپکٹر مدارس ملتان ڈویژن

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب چیفس کالج لاہور کو درد دل کے شدید دورے پڑ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ منور احمد کیفے گرینڈ کراچی (۲) میرے محترم والد بابو عبدالغنی صاحب انبالوی ابھی تک بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سر میں چکر آتے رہتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرشید انبالوی۔ بی ایس سی۔ فائنل تعلیم الاسلام کالج لاہور

تلاش گمشدہ

میری ایک دوربین معہ کیس کے ربوہ میں ۲۸ دسمبر کو خیمہ ۱۳۲ میں گم ہو گئی تھی جن صاحب کو ملی ہو براہ کرم اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔ محمد عبداللہ ریڈر نہر۔ نزد جامع مسجد بلاک ۷ ڈیرہ غازی خان

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ عہدہ داران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے

روزنامہ المصلح کراچی
۱۷ ؍ جنوری ۱۹۵۴ء

دنیا کی موجودہ کشمکش اور اسلامی اصول

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد قدرتاً دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ایک حصہ روس اور اس کی آئیڈیالوجی کمیونزم کا حامی بن گیا اور دوسرا حصہ امریکہ اور جمہوریت کے اصولوں کو کامیاب بنانے پر تل گیا ہے۔ ان دونوں بلاکوں اور دنیا کی مختلف اقوام میں قوت کا توازن قائم رکھنے کے لئے یو این او کی انجمن معرض وجود میں لائی گئی۔ چھ سال کے عرصہ میں دونوں بلاکوں کے درمیان جنگ چلی آئی ہے۔ کوریا کی صورت میں تو اس نے گرم جنگ کی صورت اختیار کئے رکھی ہے۔ مگر عام طور پر ان دونوں بلاکوں میں ایک پیہم سرد جنگ جاری ہو گئی ہے۔ اور ابھی تک چلی جاتی ہے۔ اور دونوں طرف کے نمبر اول کے لیڈر بظاہر اس کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں کہ یہ سرد جنگ کہیں گرم میں نہ تبدیل ہو جائے۔

روس اگرچہ خود اندرونی اور بیرونی طور پر کمیونزم پر جیسا کہ اس کے واضعین کارل مارکس اور انجلز نے سوچا تھا عمل نہیں کر رہا مگر جو آئیڈیالوجی کمیونزم کی بنیادی چیز کہنا چاہیئے وہ پراپیگنڈہ کے ذریعہ تقریباً تمام دنیا کے ممالک میں جس میں برطانیہ فرانس اور خود امریکہ بھی شامل ہیں۔ کمیونزم کی اس بنیادی آئیڈیالوجی نے عوام کو متاثر کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جمہوری ممالک مجبور ہو گئے ہیں کہ عوام کا معیار زندگی اس حد تک بلند کر دیا جائے کہ وہ کمیونزم سے متاثر نہ ہوں۔ جس سے جمہوریت کا تختہ ہی الٹ جائے۔

چنانچہ امریکہ جو مال و دولت کی فراوانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا بے تحاشا دوسرے خاص کر پسماندہ ممالک کو ہر طرح کی امداد بہم پہنچانے کے لئے پوری پوری فراخدلی سے کام لے رہا ہے۔ اور ان سے ایسے معاہدات کر رہا ہے کہ اگر خدا نخواستہ دونوں بلاکوں میں کبھی گرم جنگ شروع ہو جائے۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ ممالک کو اپنے ساتھ ملا سکے۔ جو روس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے راستہ میں روک بن سکیں۔

روس میں اس وقت جو نظام قائم ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مطلقاً مثالی نہیں ہے جس کا خواب کارل مارکس اور اس کے دست راست انجلز نے دیکھا تھا۔ البتہ اس نظام کے بنیادی اصول کو پراپیگنڈہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی چمک دمک سے دنیا کے عوام کی آنکھوں کو خیرہ کر کے وہاں انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور مخالف بلاک کا اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

روس کے پراپیگنڈہ کے دو پہلو ہیں ایک تو یہ کہ ممالک کے عوام میں بورژوا یعنی متمول لوگوں کے خلاف نفرت پیدا کی جائے۔ دوسرا یہ کہ ان ممالک کے لوگوں کو جو برطانوی، فرانسیسی، سامراجی اقوام اور اب امریکہ کے بھی زیر اثر آ گئی ہیں۔ ان کے چنگل سے نکلنے کے لئے انہیں اکسایا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک مدت سے برطانیہ فرانس ہالینڈ اور دیگر ہمچو قسم یورپی ممالک ایشیا اور افریقہ پر ایک طرح سے قابض چلے آتے ہیں اور اگرچہ اب ان کا چنگل کسی قدر ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ مگر جہاں تک اقتصادیاتی پہلو کا تعلق ہے یہ ممالک صنعت اور علمی سائنسی علوم میں پسماندہ ہونے کی وجہ سے اب تک آزاد ہو کر بھی آزاد نہیں ہیں۔

امریکہ کسی وقت خود برطانوی سامراج کا شکار رہ چکا ہے۔ یہ پہلا ملک تھا جس نے اس کے خلاف بغاوت کی اور کامل آزادی حاصل کر لی اور چونکہ اس کے باشندے خود کافی ہوشیار تھے اور امریکہ ایک بالکل نیا ملک تھا جو طرح طرح کے خام مال اور پیداوار سے مالا مال تھا۔ ان لوگوں نے ہر طرح کی صنعت کاری میں مغربی اقوام کا خوب مقابلہ کیا اور ایک مدت تک یورپ کی سیاست سے الگ رہنے کی وجہ سے مال و دولت کے جمع کرنے میں اتنا کامیاب ہو گیا کہ آج دنیا کی کوئی ایک قوم تو کیا تمام اقوام مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

چونکہ جیسا کہ امریکہ کی متداول زبان انگریزی سے ظاہر ہے۔ اس میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو برطانیہ سے ہجرت کر کے اس نئی دنیا میں آباد ہوئے ہیں۔ اس لئے قدرتاً امریکنوں کی عادات اور خیالات برطانوی لوگوں سے زیادہ ملتے ہیں۔ انہوں نے برطانوی بادشاہ کی اطاعت کا جُوا تو اپنے کندھوں سے اتار ڈالا ہے۔ مگر حکومت کے تمام وہ اصول اختیار کر لئے ہیں جو برطانیہ میں رائج ہیں۔ اور گو انہوں نے کسی قدر تغیر کے ساتھ جمہوری ممالک کی طرز پر اپنا دستور بنایا ہے مگر بوجہ اس کے کہ ملک چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا اور اس خیال سے کہ ہر ایک ریاست الگ رہ کر حملہ آور کا مقابلہ نہیں کر سکتی انہوں نے ایک وفاقی دستور وضع کیا جس کی رو سے ریاستیں اگرچہ اندرونی معاملات میں ایک بڑی حد تک خود مختار ہیں مگر امور خارجہ فوج اور دیگر مشترکہ معاملات میں وفاقی مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں۔

قریباً نصف صدی کے تجربہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ امریکی دستور برطانوی دستور کے ماسوا باقی تمام دنیا کے جمہوری دستوروں میں سے بہت زیادہ کامیاب ہے۔ بے شک یہ دستور امریکہ کے دانشمندوں کی اختراع ہے۔ مگر جو بے نظیر ترقی امریکہ نے کی ہے یہ تمام کی تمام دستور کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حقیقی چیز امریکہ کے عوام کی وہ اولوالعزمی ہے۔ جس نے اس کو کامیاب بنایا ہے بیشک اس میں امریکہ کے جغرافیائی اور معدنی پیداوار کی بہتات کا بڑا حصہ ہے۔ مگر اصل چیز عوام کا جذبہ ہمت و استقلال ہے ورنہ ان بعض ممالک میں جن کو اب پسماندہ کہا جاتا ہے امریکہ سے کچھ کم قدرتی دولت نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے امریکہ اور دوسرے اول درجہ کے جمہوری ممالک کو آج کمیونزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے بے حد خطرہ لگا ہوا ہے۔ اور امریکہ چاہتا ہے اور جہاں تک اس کا بس چلتا ہے وہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سیلاب کو روکا جائے۔

جہاں تک مادی قوت کا تعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ امریکہ روس سے بہت آگے ہے۔ مگر روس کے پاس جو آئیڈیالوجی کا ہتھیار ہے امریکہ اور اس کے حامی ابھی تک اس کے مقابلہ کا کوئی کارگر ہتھیار ایجاد نہیں کر سکے۔ روس کا پراپیگنڈہ ہے کہ غریبوں کو برسر اقتدار کیا جائے اور سرمایہ داری کو تہس نہس کر دیا جاوے۔ آجکل چونکہ اقتصادی مسئلہ ہر دل کا نگشتہ بنا ہوا ہے۔ اور عیاشی کے اتنے سامان پیدا ہو گئے ہیں کہ جس کے پاس روپیہ ہو وہ نہایت عشرت سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف عوام جو سرمایہ داروں کی نسبت کروڑوں گنا تعداد میں زیادہ ہیں روپیہ وافر نہ ہونے کی وجہ سے ان عیاشیوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ بلکہ اکثر نان شبینہ کے بھی محتاج ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں روس کی آئیڈیالوجی بہت جلد متاثر کر لیتی ہے۔

یہ تو انفرادی صورت حال ہے۔ قومی لحاظ سے روس زبانی طور پر تو تمام ممالک کی آزادی کا حامی ہے اور ان کو مغربی اقوام کا جُوا کندھوں سے اتارنے کے لئے ہر طرح کی مدد دینے کو تیار ہے۔ اور اگرچہ غیر اجانب فولادی پردے کے اندر حقیقی حالات کیا ہیں۔ مگر جو لٹریچر دنیا کے دوسرے ممالک میں روس کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے وہ نہایت دلآویز اور خاص کر نوجوانوں کو موہ لینے والا ہے۔

امریکہ اور اس کے حامی اس حقیقت سے ناواقف نہیں ہیں وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر جتن کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ روس کا پراپیگنڈہ تمام ممالک میں اپنا نفوذ کرتا چلا جا رہا ہے اور اسلامی ممالک جو اس وقت تک ابھی مغرب کی نامکمل نقالی تک بھی ترقی نہیں کر سکے اور بظاہر اسلامی اقتصادی نظام کی خوبیوں اور برتری کے دعویدار ہیں عملاً ان میں سے بھی بہت سے لوگ روس کے دلآویز پراپیگنڈہ سے متاثر ہو چکے ہیں۔

اسلامی اقتصادی نظام بے شک انسان کے بنائے ہوئے نظاموں سے بہتر ہے اس میں سرمایہ داری اور اشتراکیت کی برائیاں موجود نہیں مگر جن لوگوں کے پاس یہ نظام ہے نہ تو ان کے حالات ان کو اسے عملی جامہ پہنانے کی اجازت دیتے ہیں اور نہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود اس کے ماله وما علیہ کا صحیح عرفان رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان میں ایک نئی بیداری کی روح کا آغاز ہو چکا ہے۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ امریکی برطانوی اور روسی آئیڈیالوجی عملاً دنیا میں اس قدر ہمہ گیر صورت اختیار کر چکی ہے کہ اہل اسلام کی نوخیز بیداری جہاں تک اسلامی اصولوں کے نفاذ کا تعلق ہے فی الحال ان کے مقابلہ میں بے دست و پا محسوس ہو رہی ہے۔ اسلامی آئیڈیالوجی کا بنیادی نقطہ معقول خدا پرستی اور یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی وحی قرآن کریم اور اس وحی کو لانے والا رسول اور اس کا عمل بالوحی اب بھی ویسے ہی زندہ ہیں جیسا کہ پہلے زندہ تھے۔ اور یہ ایمان اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ہم روحانی حقائق کا اسی طرح تجربہ اور مشاہدہ نہ کریں۔ جس طرح ہم خود مادی حقائق کا تجربہ اور مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور مادی حقائق کی طرح دوسروں کو بھی اس کا تجربہ اور مشاہدہ نہ کرا سکیں۔ مگر ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ اس کی قدیم سنت ہے۔ خود اللہ تعالےٰ اس میں ہماری رہنمائی اور امداد فرمائے۔

باقی

ایک ضروری اطلاع

احباب مغربی پنجاب (پاکستان) کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اب اخبار "بدر" قادیان کے داخلۂ پنجاب سے حکومت مغربی پنجاب نے اپنی عائد کردہ پابندی اٹھا لی ہے۔ اس لئے ان احباب کے نام جن کے ذمہ بقایا نہ تھا۔ نئے سال سے اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔ امید ہے وہ اخبار ملنے پر اطلاع دیں گے کہ یہ اخبار اب ان کو باقاعدہ مل رہا ہے یا نہیں۔ نیز وہ احباب پاکستان جو ابھی اخبار "بدر" کے خریدار نہیں بنے۔ یا جن کے ذمہ چندہ بقایا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مرکز قادیان سے شائع ہونے والے اخبار کے خریدار بنیں اور اس قومی و دینی اخبار کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

(مینجر اخبار بدر قادیان مشرقی پنجاب)

محبت الٰہی

کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

(آخری قسط)

(از مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔اے ایل ایل۔بی پراونشل امیر صوبہ پنجاب)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے۔ کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مرجاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اس حسن پر ہے۔ جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ وہ حسنِ روحانی جو حسن معاملہ اور صدق و وفا اور محبت الٰہیہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ وہ وہ یوسف ہے۔ جس کے لئے ذرہ ذرہ زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں۔ کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ ......

جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں۔ مگر یہ عجیب حسن ہے۔ جس کے خریدار کروڑ ہا روحیں ہو جاتی ہیں۔ ......

اب یہ کبھی یاد رہے۔ کہ بندہ تو حسنِ معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ میں حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو۔ تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے۔ جیسے کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ ...... غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسنِ معاملہ اور محبت ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں۔ جو ایسا زمانہ پاویں۔ اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے۔ اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۴۶ تا ۴۴۷ طبع اول)

محبت کی انتہا محبت ذاتی ہے

محبت کی انتہا محبت ذاتی ہے۔ جس کو حضور ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس محبت کا کوئی عارضی سہارا نہیں ہوتا۔ نہ بہشت کی خواہش۔ نہ دوزخ کا خوف نہ دنیا کا آرام اور نہ کوئی مال و دولت۔ بلکہ ایک لامعلوم تعلق ہے۔ جس کو خدا ہی جانتا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ گرفتارِ محبت بھی اس تعلق کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ کہ یہ کیوں ہے۔ اور کس خواہش اور کس طرح سے ہے۔ کیونکہ وہ ازل سے تعلق ہوتا ہے۔ وہ تعلق معرفت کے ذریعہ سے نہیں۔ بلکہ معرفت بعد میں آتی ہے۔ اور اس تعلق کو روشن کر دیتی ہے۔ جیسا کہ پتھر میں آگ تو پہلے سے ہے۔ لیکن چقماق سے آگ کے شعلے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔"

(اسلام لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۹، ۳۰)

ترجمہ:۔ "اور اس کے جو صادق بندے اور مخلص عاشق ہوتے ہیں۔ وہ حقائق کے مغز اور دقائق کی چکنائی تک پہنچتے ہیں۔ اور اللہ ان کے دلوں میں اپنی عظمت کا درخت اور اپنے جلال کا اور عزت کا تناور بوٹا لگا دیتا ہے۔ پس وہ اس کی محبت میں زندہ رہتے ہیں۔ اور اسی کی محبت میں مرتے ہیں۔ اور حشر کے وقت اسی کی محبت میں قبروں سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ایک قوم ہوتی ہے۔ جو فانی ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کے لئے ہر زخم برداشت کرتی ہے۔ اور اللہ کی طرف خالص ہو کر جاتی ہے۔ اور اسی کی تحریک سے حرکت کرتی ہے۔ اور اس کے بلانے سے بولتی ہے۔ اور اسی کے دکھانے سے دیکھتی ہے۔ اور اسی کے اشارے سے عداوت یا دوستی کرتی ہے۔ ایمان ان کا ایمان ہوتا ہے۔ وہ اللہ کی غیرت کے پردوں میں چھپ جاتے ہیں۔ پس مجوبوں میں سے کوئی ان کو شناخت نہیں کرتا۔ وہ نشانات اور خرقِ عادات اور اپنے رب کی تائیدات سے پہچانے جاتے ہیں۔ جو ان کا دوست ہوتا ہے۔" (سر الخلافہ طبع اول صفحہ ۸۸، ۸۹)

"پس یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اعلیٰ درجے کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے۔ اور تمام اطمینان اور سرور اور لذت اسی کی خدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اسی حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے۔ اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اسی درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے۔ کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے۔ درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے۔ جس سے اس کی روح نشوونما پاتی ہے۔ اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے۔ اور اس کے نتیجے کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر وقت آ جاتا ہے۔ کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے۔ اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں۔ اور روح پر ایک ایسی طاقت افزاء ہوا چلنے لگتی ہے۔ جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے۔ اور عادات میں ایک تبدل عظیم پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ دھویا جاتا ہے۔ اور صاف کیا جاتا ہے۔ اور خدا نیکی کی محبت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں لکھ دیتا ہے۔ اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آ جاتی ہے۔ اور فطرت کے تمام برجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ اور حق کی فتح ہو جاتی ہے۔ اور باطل بھاگ جاتا ہے۔ اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ اس شخص کے دل پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک قدم خدا کے زیر سایہ چلتا ہے۔ ...... نفس لوامہ کے مرتبہ پر انسان کا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ بار بار توبہ کرتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات اپنی صلاحیت سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اور اپنے مرض کو ناقابلِ علاج سمجھ لیتا ہے۔ اور ایک مدت تک ایسا ہی رہتا ہے۔ اور پھر جب وقتِ مقدر پورا ہو جاتا ہے۔ تو رات یا دن کو یک دفعہ ایک نور اس پر نازل ہوتا ہے۔ اور اس نور میں الٰہی قوت ہوتی ہے۔ اس نور کے نازل ہونے کے ساتھ ہی ایک عجیب تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غیبی ہاتھ کا ایک قوی تصرف محسوس ہوتا ہے۔ اور ایک عجیب عالم سامنے آ جاتا ہے۔ اس وقت انسان کو پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ اور آنکھوں میں وہ نور آ جاتا ہے۔ جو پہلے نہیں تھا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸ تا ۹۸)

"اور تیسری ترقی جو قربت کے میدانوں میں چلنے کے لئے انتہائی قدم ہے اس آیت میں تعلیم کی گئی ہے۔ جو فرمایا ہے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یہ وہ مرتبہ ہے۔ جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بطریق طبیعت اس میں قیام پکڑتی ہے۔ اور صاحب اس مرتبے کا اخلاق الٰہیہ سے ایسا ہی بالطبع پیار کرتا ہے۔ کہ جیسے وہ اخلاق حضرت احدیت میں محبوب ہیں۔ اور محبت ذاتی حضرت خداوند کریم کی اس قدر اس کے دل میں آمیزش کر جاتی ہے۔ کہ اس کے دل سے محبت الٰہی کا منفک ہونا مستحیل اور ممتنع ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے دل کو اور اس کی جان کو بڑے بڑے امتحانوں اور ابتلاؤں کے سخت صدمات کے نیچے میں دے کر کوفتہ کیا جائے۔ اور نچوڑا جائے تو بجز محبت الٰہیہ کے اور کچھ اس کے دل اور جان سے نہیں نکلتا۔ اسی کے درد سے لذت پاتا ہے۔ اور اسی کو واقعی اور حقیقی طور پر اپنا دلآرام سمجھتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس میں تمام ترقیات قرب ختم ہو جاتی ہیں۔ ۔ اور انسان اپنے اصلی انتہائی کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جو فطرتِ بشری کے لئے مقدر ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۰ تا ۵۲۳ حاشیہ)

"ازاں جملہ ایک مقام محبت ذاتی کا ہے۔ جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبت الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے۔ کہ ان کی وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے۔ اور محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے۔ اور ایک خارق عادت انس اور شوق ان کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے۔ کہ جو غیر سے بکلی منقطع اور برگشتہ کر دیتا ہے۔ اور آتشِ عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے۔ کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے۔ بلکہ محبانِ صادق اس جوشِ محبت کو کسی حیلے اور تدبیر سے پوشیدہ رکھنا بھی چاہیں۔ تو بھی یہ ان کے لئے غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے عشاق مجازی کے لئے یہ بات غیر ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب کی محبت کو جس کے دیکھنے کے لئے دن رات مرتے ہیں۔ اپنے رفیقوں اور ہم صحبتوں سے چھپائے رکھیں۔ بلکہ وہ عشق جو ان کے کلام اور ان کی صورت اور ان کی آنکھ اور ان کی وضع اور ان کی فطرت میں گھس گیا ہے۔ اور ان کے بال بال سے مترشح ہو رہا ہے۔ وہ ان کے چھپانے سے ہرگز چھپ نہیں سکتا۔ اور ہزار چھپائیں۔ کوئی نہ کوئی نشان اس کا نمودار ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بزرگ تر ان کے صدق قدم کا نشان یہ ہے۔ کہ وہ اپنے محبوبِ حقیقی کو ہر ایک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں۔ تو محبت ذاتی کے غلبے سے برنگ انعام ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور عذاب کو شربت عذب کی طرح سمجھتے ہیں۔ کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی۔ اور کوئی بلیۂ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتے۔ اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں۔ اور اسی کی

محبت میں لذت پاتے۔ اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں۔ اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں۔ تو اسی کو اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں۔ اور اسی کے ہو رہتے ہیں اسی کے لئے جیتے ہیں۔ اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔ عالم میں رہ کر بے عالم ہیں۔ اور باخود ہو کر بے خود ہیں۔ نہ عزت سے کام رکھتے ہیں۔ نہ نام سے۔ نہ اپنی جان سے نہ اپنے آرام سے بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھو بیٹھتے ہیں۔ اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔ یہ ایک آتش سے جلتے جاتے ہیں۔ اور کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ کہ کیوں جلتے ہیں اور تفہیم اور تفہیم سے صم بکم ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک مصیبت اور ہر ایک رسوائی کے سہنے کو تیار رہتے ہیں۔ اور اس سے لذت پاتے ہیں۔

عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند
عشق است کہ بر آتش سوزاں بنشاند
کس بہر کسے سر ندہد جان نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۸ تا ۵۸ حاشیہ در حاشیہ ملخص)

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض محبت الٰہی قائم کرنا ہے

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی۔ نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلادے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دیگا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشیگا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بڑھائے گا۔ اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اسکی آبپاشی کریگا۔ اور اس کو نشو و نما دیگا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائیگی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھیریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دیگا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اسی کو ہے۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اسلمنا لہ ھو مولٰنا فی الدنیا والآخرۃ نعم المولٰی ونعم النصیر۔" (ازالہ اوہام ص ۸۵۲ تا ۸۵۳ طبع اول) (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ا ص ۱۵۳ تا ۱۵۵)

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو۔ کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے۔ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ نے چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے" (آسمانی فیصلہ ص ۱)

توحید کی تین قسمیں

اس کے بعد میں توحید کی تین قسمیں بیان کرتا ہوں جو حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں:۔

"اول مرتبہ توحید کا تو یہی ہے۔ کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے۔ اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے۔ خواہ زمین پر ہے۔ خواہ آسمان پر۔ اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے۔ کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے۔ اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے۔ جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ہو جائیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا۔ اور بکر نہ ہوتا۔ تو میں تباہ ہو جاتا۔ اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں۔ کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے۔ تو یہ بھی شرک ہے۔

تیسری قسم توحید کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا" (کتاب البریہ ص ۵۹۔۶۰)

محبت الٰہی فنا فی اللہ کے درجہ تک پہنچا دیتی ہے

اب آخری طور پر میں وہ کشف بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو حضور علیہ السلام نے دیکھا۔ اور وہ انتہائی اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس کے آگے کچھ اور معلوم نہیں ہوتا۔ نادان لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ خدائی کا دعویٰ ہے۔ مگر انہوں نے محبت کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔ یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو۔ اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی۔ اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا۔ تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا۔ کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اسکی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے۔ اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی۔ اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا۔ اور ایسا تیل بن گیا۔ کہ جس میں کوئی میل نہ تھی۔ اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی پس میں اس شے کی طرح ہو گیا۔ جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا۔ کہ اس سے پہلے میں کیا تھا۔ اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی۔ اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے۔ اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں چنانچہ اسکی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا۔ اور میں اس وقت یقین کرتا تھا۔ کہ میرے اعضاء میرے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک اور منازع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا۔ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر میں نے کہا۔ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی۔ اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔"

(کتاب البریہ ص ۷۸، ۷۹ ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، ۵۶۵)

بھرتی پولیس اسسٹنٹ سب انسپکٹر

اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی سکونت والے امیدواران اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی آسامی کے لئے ۲۰/۱/۵۴ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج لاہور درخواست کریں۔ شرائط:۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ ایف۔ اے پاس۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سول لاہور مورخہ ۱۲/۱/۵۴۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امتحان داخلہ حسن ابدال کیڈٹ سکول

یہ امتحان ملتان۔ راولپنڈی اور لاہور میں بالترتیب ۱۷، ۱۸، ۱۹ فروری ہوگا۔ عمر کی تبدیل شدہ شرائط کے مطابق جو طالب علم اس وقت ساتویں میں ہے۔ اس کی عمر یکم اپریل ۱۹۵۴ء کو ۱۳ سال سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ آٹھویں والے کی ۱۴ سال اور نویں والے کی ۱۵ سال سے زائد نہ ہو سب امیدواروں کو تاریخ اور جائے امتحان کے متعلق اطلاع دی جاوے گی۔ عمر کے لحاظ سے تینوں درجوں کا امتحان علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ (سول لاہور ۱۲/۱/۵۴) اس کالج میں الف اے تک تعلیم ہوگی۔ غرض یہ ہے۔ کہ علاوہ بلند تعلیمی قابلیت کے کیڈٹ میں لیڈری، ذمہ داری اور بلند اخلاق پیدا کی جاوے۔ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس میں تعلیم پا کر فوجی ملازمت اختیار کی جائے۔ لیکن تربیت ایسی ہوگی۔ کہ پری کیڈٹ ٹریننگ سکول کے امتحان داخلہ میں کامیابی سے مقابلہ کر سکے۔ ایک بہت بڑی تعداد میں بارہ صد روپیہ اور چھ صد روپیہ سالانہ کے وظائف گورنمنٹ نے اس کالج کے طلباء کے لئے رکھے ہیں۔ جن کا فیصلہ امتحان داخلہ سے ۳ ہفتہ بعد نتیجہ کے ساتھ ہی کر دیا جاوے گا۔ تا جن کو وظیفہ نہ ملے وہ چاہیں۔ تو داخل ہوں۔ اور چاہیں تو نہ ہوں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا

جلسہ سالانہ سے واپسی پر مجھے درد شقیقہ ہوا۔ دو تین دن کے بعد قدرے افاقہ تو ہوا۔ لیکن بخار شروع ہو گیا۔ جو کبھی دن کو کبھی رات کو رہتا ہے۔ سینہ میں جلن ہوتی ہے۔ بھوک بند ہے۔ حکماء لوگ نزلہ و زکام کی شکایت بتاتے ہیں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک تاج حسین احمدی از پکہ سوانہ

میر نور احمد نے سرکاری مسل سے مراسلات نکال کر اپنے پاس رکھ لئے تھے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی — !

گذشتہ سے پیوستہ

س: کیا آپ زمیندار پر پابندی لگانے کا مشورہ دینے کے لئے اس لئے پس وپیش کر رہے تھے۔ کہ خواجہ ناظم الدین سے مولانا اختر علی خان کے بڑے گہرے روابط ہیں؟

ج: اس کی متعدد وجوہ تھیں۔ ایک وجہ یہ تھی۔ کہ مجھے معلوم تھا کہ حکومت پاکستان اخبارات کو اپنی حمایت میں رکھنے کے لئے تمام مولانا اختر علی خان کی طرف دیکھتی تھی کیونکہ وہ پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر تھے۔ علاوہ ازیں وہ وزیر اعظم اور مجلس عمل کے درمیان مذاکرات میں ایک مفید کام انجام دے رہے تھے۔

س: مولانا اختر علی خان پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر کس طرح منتخب ہوئے تھے؟ کیا یہ حکومت پاکستان کی رہنمائی کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ صدر بن گئے؟

ج: نہیں ارکان نے منتخب کیا تھا۔ وہ ارکان کے انتخاب سے صدر بنے تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کہیں کے انتخاب میں حکومت پاکستان کا بھی ہاتھ تھا۔

انہوں نے کہا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وزارت اطلاعات ونشریات پاکستان مجھے بار بار یہ ہدایت کرتی تھی۔ کہ میں مولانا اختر علی خان کی مدد سے اخبارات کو حکومت پاکستان کی حمایت میں رکھوں اور مولانا اختر علی خان کو مخالف نہ بناؤں۔ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ کہ میرے محکمہ نے کسی ایسے اقدام کی تجویز پیش کی ہو جس سے وزیر اعلیٰ کو اتفاق نہ ہو

میر نور احمد نے کہا مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء کو میں نے اخبار "آزاد" کا ایک تراشہ مشیر قانون کو بھیجا تھا۔ اور ان سے پوچھا تھا کیا اس اخبار کے خلاف پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔

س: مشیر قانون نے کیا مشورہ دیا تھا؟

ج: انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ تراشہ میں جو تقریریں درج ہیں۔ اگرچہ وہ سخت اور قابل اعتراض زبان میں کی گئی ہیں۔ لیکن چونکہ ان دنوں عوام اور عوامی مقرروں دونوں کا رجحان سخت زبان استعمال کرنے کی جانب ہو گیا ہے۔ اس لئے کوئی اقدام نہ کیا جائے۔

س: اس تراشہ میں جو تقریریں درج ہیں۔ کیا ان کا انداز کچھ ویسا ہی تھا جیسا ان تقریروں کا تھا جو آپ کی گواہی کے دوران میں حکومت پنجاب کے وکیل اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل نے آپ کو دکھائی تھیں؟

ج: جی ہاں۔

س: مسٹر حمید نظامی سے آپ کے تعلقات کیسے تھے؟

ج: بہت زیادہ کشیدہ۔

س: مسٹر حمید نظامی کے خلاف وقتاً فوقتاً کیا کارروائی کی جاتی رہی؟

ج: دولتانہ وزارت کے زمانہ میں وہ پریس سربمہر کر دیا گیا۔ جس میں "نوائے وقت" چھپتا تھا۔ اور جو مسٹر حمید نظامی کو الاٹ کیا گیا تھا۔ اور اس کی الاٹمنٹ بھی منسوخ کر دی گئی۔

مزید برآں "نوائے وقت" کا ڈیکلریشن بھی منسوخ کر دیا گیا۔ اور کافی عرصہ تک مسٹر حمید نظامی کو اجازت نہیں دی گئی۔ کہ وہ اپنے ڈیکلریشن کی تجدید کرا سکیں

س: مسٹر دولتانہ جب سے محروم وزارت سے علیحدہ ہوئے تھے مسٹر حمید نظامی کا ان کے متعلق کیا رویہ تھا؟

ج: یہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ کہ اس وقت سے مسٹر حمید نظامی مسٹر دولتانہ کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کرتے رہے تھے۔ گواہ نے مزید کہا میں جانتا ہوں کہ مسٹر حمید نظامی نے اپنے اخبار میں مسٹر دولتانہ اور ان کی نجی زندگی پر سخت اور بُرے حملے کئے۔

س: کیا کسی شخص نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے سامنے ایسے مقالات پیش کئے تھے۔ جو مبینہ طور پر آپ کے محکمہ کی جانب سے بھیجے گئے تھے؟

ج: ڈاکٹر قریشی نے مجھے کوئی ایسا مقالہ نہیں دکھایا۔

س: کیا کبھی اور شخص نے کسی ایسے مقالہ کی جانب آپ کو متوجہ کیا تھا؟

ج: جی نہیں۔

س: کیا ڈاکٹر قریشی نے آپ سے یہ کہا تھا کہ غلط مقالات آپ کے محکمہ کی جانب سے بھیجے گئے ہیں؟

ج: جی نہیں۔ انہوں نے ایک عام شکایت کی تھی۔ کہ محکمہ اسلامیات کی جانب سے مضامین فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اور اس الزام کے بارے میں جب بھی بات چیت کی گئی۔ انہی عام الفاظ تک محدود رہی۔ کسی خاص مقالے کی جانب اشارہ نہیں کیا گیا۔

س: آپ بیان کر چکے ہیں۔ کہ مارچ ۱۹۵۳ء میں چیف سیکرٹری نے مسٹر جی احمد کے ایما پر تحریک کے سلسلہ میں آپ کے محکمہ کی سرگرمیوں کے بارے میں آپ سے جواب طلب کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے ان الزامات کی تحقیقات کی تھی؟

ج: جی ہاں۔ میں اس جواب کی ایک نقل پیش کرتا ہوں جو میں نے چیف سیکرٹری کو بھیجا تھا۔ (دستاویز ڈی ای ۲۸۳)

س: آپ کی تحقیقات کس نوعیت کی تھی؟

ج: میں نے اخبارات سے معلوم کیا تھا۔ آیا مسٹر ابراہیم علی چشتی نے یا محکمہ اسلامیات کے کسی دوسرے ملازم نے آپ کو "مفکر" یا "مبصر" کے قلمی نام سے مقالات بھیجے ہیں۔ مجھے اس کا جواب نفی میں ملا۔

س: کیا آپ نے اخبارات سے یہ بھی پوچھا تھا کہ پھر ان دونوں اور دوسرے قلمی ناموں سے مقالات کون بھیجتا ہے؟

ج: مجھے "زمیندار" کے منتظمین میں سے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ وہ "مفکر" کے قلمی نام سے مقالے ان کے اخبار میں مولانا ظفر علی خان کے ایک بھائی چودھری غلام حیدر نے لکھے تھے۔ اور "محقق" کے قلمی نام سے ادارہ "زمیندار" کے ایک رکن لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ اس سلسلہ میں مجھے ادارہ "زمیندار" سے ایک تحریری جواب بھی موصول ہوا۔

س: کیا آپ یہ تحریر پیش کر سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں یہ جواب (دستاویز ڈی ای ۲۸۴) میں عدالت میں پیش کرتا ہوں۔ میں اس مراسلہ کی ایک نقل (دستاویز ڈی ای ۲۸۵) بھی پیش کرتا ہوں۔ جو میں نے "زمیندار" کو لکھا تھا اسی سلسلہ میں ایک مراسلہ میں نے "احسان" کو بھی لکھا تھا جس کی نقل (دستاویز ڈی ای ۲۸۶) اور "احسان" سے موصول ہونے والے جواب کی نقل (دستاویز ڈی ای ۲۸۷) بھی عدالت میں پیش کر رہا ہوں۔

میر نور احمد نے کہا۔ یہ دونوں مراسلے میں نے اپنی سرکاری حیثیت سے لکھے تھے۔

س: آپ نے یہ کاغذات اپنی ذاتی مسل میں کیوں رکھے ہوئے ہیں؟

ج: میں نے اپنا بیان ۹ تاریخ کو پیش کیا تھا جب میں رخصت پر جا رہا تھا۔ اس وقت سے یہ کاغذات میرے ہی پاس ہیں۔

س: کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ آپ وزیر اعلیٰ کی طرف سے "آفاق" کو کنٹرول کرتے تھے؟

ج: یہ درست نہیں۔ مزید برآں میں "آفاق" کو کنٹرول بھی نہیں کرتا تھا۔

س: آپ نے کہا ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ کا اس اخبار سے سیاسی مفاد وابستہ تھا۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ مفاد کس نوعیت کا تھا؟

ج: وہ ہر اس اخبار کا بھلا چاہتے تھے۔ جو سیاسی طور پر ان کی حمایت کرتا تھا۔

س: "زمیندار" مورخہ ۷ نومبر ۱۹۵۲ء میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ جس میں درج تھا۔ کہ مجلس عمل ہفتہ ختم نبوت منا رہی ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے دفتر مجلس عمل یا محکمہ اسلامیات سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ کیا یہ اشتہار محکمہ کی طرف سے یا محکمہ کی منظوری سے بھیجا گیا تھا؟

ج: جی نہیں۔

س: یہ اشتہار آپ کے علم میں کب آیا اور آپ نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی؟

ج: ۹ نومبر کو یہ چیز میرے نوٹس میں آئی اور میں نے اس امر کے متعلق "اعلامیہ" جاری کیا۔ کہ اس کے ساتھ محکمہ اسلامیات کا کوئی تعلق نہیں۔ اخبار اس کی پہلے ہی تردید کر چکا تھا۔

س: کیا آپ نے اخبار سے بھی اس کی تحقیقات کی؟

ج: نہیں۔

س: کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے احتجاج کے بعد اعلامیہ جاری کیا۔ کیا یہ درست ہے؟

ج: بیک وقت بہت سی چیزیں میرے علم میں لائی گئیں۔ اس میں اصل اشتہار اسی ویک کی طرف سے دو تردیدیں اور "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا احتجاج شامل تھے۔ یہ میرے دورہ سے واپس آنے کے بعد کی بات ہے۔

میر نور احمد نے کہا۔ کہ میں ۶-۷ اور ۸ نومبر کو دورہ پر تھا۔ چونکہ اخبار دو دفعہ تردید چھاپ چکا تھا۔ اس لئے میں نے اس سے جواب طلبی کرنا مناسب نہ سمجھا۔ انہوں نے کہا درحقیقت "ہفتہ ختم نبوت" منایا نہیں گیا۔

میر نور احمد نے کہا ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو وزیر اعلیٰ سے احرار رہنماؤں کی ملاقات کے وقت میں وہاں موجود تھا۔ مجھے اس چیز کا علم ہے۔ کہ احرار رہنماؤں کی رہائی کے لئے ۱۹ جولائی سے ۲ جولائی کے دوران میں وزیر اعلیٰ آئی جی پولیس اور دوسرے افسروں کی ایک کانفرنس میں فیصلہ ہوا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ عملہ "زمیندار" کے ارکان کو اسی طرح ادائیگی ہوتی تھی۔ جس طرح دوسرے اخباروں کے عملے کے ارکان کو

س: آپ نے بادامی باغ میں احرار رہنماؤں سے کس بنا پر ملاقات کی تھی؟

ج: جب مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ایک کمرے میں ہو رہا تھا۔ تو باہر احرار کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ میں احرار رہنماؤں کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے گیا تھا۔ کہ وہ ایک بیان میں ایسی سرگرمیوں کی مذمت کریں۔

س: کیا آپ کے صاحبزادے میر اقبال احمد تقسیم سے پہلے تین سو روپے ماہوار پر گورنمنٹ انڈیا میں بطور پبلسٹی افسر ملازم تھے۔

ج: جی ہاں۔ انہوں نے دو سال کے قریب ملازمت کی۔

س: کیا انہوں نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں بطور اپرنٹس کام کیا تھا؟

ج: جی ہاں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ وہاں وہ شعبۂ صحافت میں تھے یا نہیں۔

س:۔ عدالت کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا تھا۔ کہ آپ کے صاحبزادے کے پاس شعبۂ اشتہارات کا منیجر بننے کے لیے کوئی خاص سند نہیں تھی۔ اس وقت کیا آپ اس اہلیت کو بھول گئے تھے؟

ج:۔ میں نے خیال کیا۔ کہ شاید مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ اس عہدے کے لئے انہوں نے کوئی خاص تربیت حاصل کی ہے یا نہیں۔

میر نور احمد نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "آفاق" میں ملازم ہونے کے علاوہ اس پرچے کے ساتھ میرے بیٹے کا اور کوئی تعلق نہیں تھا۔

س:۔ ڈاکٹر قریشی سے ملاقات کے بعد کیا آپ وزیر اعلیٰ سے ملے؟ اگر آپ ان سے ملے تو کیا انہوں نے آپ کو بتایا کہ ڈاکٹر قریشی کو شکایت ہے۔ کہ محکمہ تعلقات عامہ اخباروں کو مقالات مہیا کر رہا ہے؟

ج:۔ میں وزیر اعلیٰ سے ملا تھا۔ بلکہ میں ہی تھا جس نے انہیں بتایا کہ ڈاکٹر قریشی کو شکایت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ نہیں بتایا تھا۔ کہ ڈاکٹر قریشی ان سے اس قسم کی شکایت کرتے ہیں انہوں نے کہا۔ نہ میں نے، نہ میرے محکمہ سے کسی اور نے وزیر اعلیٰ کو مطلع کیا کہ مسٹر چشتی اپنے دوست اخبار نویسوں کو احمدیوں کے خلاف مواد مہیا کر رہے ہیں۔ میر نور احمد نے کہا کہ یہ درست ہے۔ کہ جن موضوعات پر تقریریں ہوتی تھیں۔ ان کی فہرست محکمۂ اسلامیات کے پاس رہتی تھی۔ اور اسے کبھی چیف سیکرٹری کے پاس نہیں بھیجا گیا۔

س:۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آپ نے حکومت کو کبھی تجویز پیش نہیں کی تھی۔ کہ جو علماء احمدیوں کے خلاف تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کے نام فہرست سے نکال دیے جائیں؟

ج:۔ یہ درست ہے۔ اگر میں ان کے ناموں کے اخراج کو ضروری سمجھتا۔ تو حکومت کو ان ناموں کا حوالہ دیے بغیر ان کو فہرست سے نکال دیتا۔

س:۔ کیا یہ چیز آپ کے علم میں آئی تھی کہ مولانا داؤد غزنوی "مفردات امام راغب" کے لئے محکمۂ اسلامیات سے دس ہزار روپیہ طلب کرتے ہیں؟

ج:۔ جی ہاں۔ مسٹر ابراہیم علی چشتی یہ بات میرے علم میں لائے تھے۔

س:۔ کیا آپ نے مسٹر ابراہیم علی چشتی کی اس تجویز کی حمایت کی۔ کہ اس مطالبہ کو مسترد کر دینا چاہیے؟

ج:۔ جی ہاں۔ اور انہوں نے میرے کہنے کے مطابق اسے مسترد کر دیا۔

س:۔ محکمۂ اسلامیات نے جن مقرروں کا انتخاب کیا تھا۔ احمدیوں کے خلاف تحریک میں ان میں سے کتنے گرفتار ہوئے؟

ج:۔ اٹھارہ میں سے آٹھ۔ ان میں سے ایک ایسے الزام میں گرفتار ہوا۔ جو مارچ ۱۹۵۳ء کے کسی واقعہ کے سلسلے میں اس پر عائد ہوا۔ گرفتار ہونے والوں میں مولانا ابو الحسنات محمد احمد اور مولانا غلام محمد ترنم۔ مولوی غلام دین۔ مولوی سلیم اللہ صاحبزادہ فیض الحسن۔ حافظ خادم حسین قاضی مرید احمد اور پروفیسر عبد الحمید بیگ شامل ہیں۔

س:۔ یہ لوگ کب سے آپ کے محکمہ سے وابستہ تھے؟

ج:۔ ان میں سے دو مولانا ابو الحسنات اور مولانا غلام محمد ترنم شروع سے مشاورتی بورڈ کے ممبر تھے۔ اور باقی انفرادی طور پر تقریروں کے لئے مدعو کئے جاتے تھے۔

س:۔ کیا آپ نے قاضی مرید احمد کو اس لیے ملازم رکھا تھا۔ کہ وہ ایم۔ ایل۔ اے تھے؟

ج:۔ ان کی شخصیت کا جائزہ لیتے وقت میں نے اس بات کو ملحوظ رکھا تھا۔

س:۔ کیا آپ نے مقررین کی صلاحیتوں کو پرکھتے وقت احمدیوں کے خلاف ان کی سرگرمیوں پر بھی غور کیا تھا؟

ج:۔ نہیں۔

س:۔ کیا یہ درست ہے کہ جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد ہر عالم اس تحریک میں حصہ لے رہا تھا؟

ج:۔ ہاں۔

س:۔ محکمہ کی پالیسی کے متعلق آپ وزیر اعلیٰ سے جن اجلاسوں میں بحث کرتے تھے۔ کیا ان کا ریکارڈ رکھا ہے؟ ج: بعض اوقات ریکارڈ رکھا گیا اور بعض اوقات نہیں

س:۔ میں آپ کے سامنے ۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کا "آزاد" دستاویز ڈی ای ۲۸۸) پیش کرتا ہوں۔ وہ کون سے پیرے ہیں جو مشیر قانون کے مشورہ کے لئے بھیجے گئے؟

ج:۔ میں نے سرخ پنسل سے ان پر نشان لگا دیے ہیں۔

عدالت نے گواہ سے کہا ڈائرکٹر تعلیمات کے دفتر کی مسل نمبر ۵۱۲-۵۴/۱۱ کو دیکھیں جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ ڈی۔ پی۔ آئی کے محکمہ کی طرف سے محکمہ تعلقات عامہ کو اخبارات خریدنے کے لیے تعلیم بالغان کے فنڈ سے روپیہ دیا جائے جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تجویز ان کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔ تو گواہ نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ یہ ایک متبادل تجویز تھی جو پیش کی گئی تھی۔ حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الٰہی نے خواہش ظاہر کی کہ یہ چیز نوٹ کر لی جائے۔ کہ گواہ نے اپنی مسل دیکھ کر شہادت دی۔ اس مسل میں سے انہوں نے بعض چٹھیاں نکالی ہوئی تھیں۔ جو آج عدالت میں پیش کی گئی ہیں۔

کپڑے کی قیمتیں کم کرنے کیلئے حکومت کے اقدامات

کارخانہ داروں اور تاجروں کو خان عبد القیوم خان کا انتباہ

کراچی ۱۵ جنوری: آج صبح یہاں مجلس دستور ساز کے کمیٹی روم میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آنریبل خان عبد القیوم خان وزیر صنعت۔ غذا و زراعت حکومت پاکستان نے کپڑے کے کارخانہ داروں سے خطاب کیا۔ کانفرنس میں دیسی کپڑے کی مناسب تقسیم اور قیمتوں کے تعین پر گفت و شنید ہوئی۔

آنریبل خان عبد القیوم خان نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ کپڑے کی قیمتوں میں اس قدر زیادہ اضافہ کو کابینہ انتہائی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس نے وزارت صنعت کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب بھی مناسب سمجھے کابینہ سے پوچھے بغیر کنٹرول نافذ کر سکتی ہے موصوف نے بتایا کہ کپڑے کی قیمتوں میں اس اضافہ سے حکومت اور کارخانہ داروں پر زبردست اعتراضات کئے جا رہے ہیں عوام کو اس کی وجہ سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ صارفین کو مناسب قیمتوں پر کپڑا مہیا کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اسی سلسلہ میں آنریبل وزیر صنعت نے بتایا کہ غیر ملکی کپڑا اشتراکی حساب پر منگایا جا رہا ہے اور حکومت اسے مناسب قیمتوں پر تقسیم کرے گی۔

آنریبل وزیر صنعت نے دیسی کپڑے کی مناسب تقسیم اور قیمتیں کم کرنے کے بارے میں لاہور کی ۱۰ دسمبر ۱۹۵۳ء کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کانفرنس میں اکثر افراد کی یہ رائے تھی کہ کنٹرول نافذ کرنے کی بجائے کارخانہ دار اور تاجر خود اپنی مرضی سے قیمتیں کم کریں۔ اور کپڑے کی مناسب تقسیم کا انتظام کریں اس مقصد کے لئے جو فیصلے ہوئے تھے انہیں بیان کرتے ہوئے آنریبل خان عبد القیوم خان نے کہا کہ اس معاہدہ کی شرائط کافی منصفانہ تھیں۔ اور حکومت نے یہ مناسب نہیں سمجھا۔ کہ ان پر جزوی طور سے عمل کیا جائے۔ چنانچہ یہ طے ہوا۔ کہ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں کے کارخانہ داروں سے ملاقات کروں۔ اور یہ معلوم کروں کہ آیا آپ تمام حضرات گذشتہ معاہدہ کی شرائط کی توثیق کرتے ہیں میری ذاتی طور پر یہ رائے ہے۔ کہ یہ شرائط قطعاً منصفانہ ہیں۔ اور ان سے کارخانہ داروں۔ تاجروں اور صارفین کو فائدہ پہنچے گا۔ اور امید ہے کہ آپ ان کی توثیق کر دیں گے۔

آنریبل خان عبد القیوم خان نے کہا۔ کہ حکومت کارخانہ داروں اور تاجروں سب پر مملکت کی جانب سے کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ چنانچہ قوم کے زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے حتی الامکان آرام و اطمینان بہم پہنچانا بھی ان کا فرض ہے۔ کنٹرولر جنرل کے محکمہ کے افسر۔ صوبائی حکومتیں۔ اخبارات اور عوام کنٹرول نافذ کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت کارخانہ داروں اور تاجروں کے معاہدہ پر عمل کرنے کا موقع دینا چاہتی ہے۔ جو لاہور میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۳ء کو ہوا تھا۔

آنریبل وزیر موصوف نے کہا۔ کہ "میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ خود اپنی کوششوں سے قیمتیں کم کیجئے۔ اور اس کا انتظام کیجئے کہ کوئی کارخانہ دار یا تاجر اس کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر خلاف ورزی کی گئی تو حکومت کو دیسی کپڑے پر بھی مکمل کنٹرول نافذ کرنا پڑے گا۔

آنریبل وزیر صنعت نے کہا۔ کہ حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ کارخانہ دار اور تاجر جائز منافع کی تقسیم کا تناسب آپس میں طے کر لیں۔ بشرطیکہ صارفین سے جو قیمت لی جائے اس پر کوئی اثر نہ پڑے۔ ۱۰ فی صدی سے زیادہ منافع کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ حکومت صارفین کے مفاد کا تحفظ چاہتی ہے۔

بعد از اں گفت و شنید کے دوران میں یہ متفقہ طور پر طے پایا۔ کہ ۸۰ فی صدی دیسی کپڑا مناسب قیمتوں والی دکانوں کو دیا جائے۔ اور ۲۰ فی صدی کارخانوں کی جانب سے تقسیم کرنے کیلئے محفوظ رکھا جائے۔ یہ بھی طے پایا کہ اگر کوئی کارخانہ دار اس انتظام سے علیحدہ ہونا چاہتا ہے۔ تو وہ اس اعلان سے تین روز کے اندر ٹکسٹائل کمشنر کو اطلاع دیدے۔

قیمتوں اور رسدوں کے کنٹرولر جنرل مسٹر این۔ ایم قاضی نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ لاہور کی ۱۰ دسمبر کی کانفرنس میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی شرائط پر باقاعدہ طور پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ طے پایا کہ صورت حال کا جائزہ لینے اور یہ معلوم کرنے کیلئے کہ لاہور کے اس معاہدہ کی شرائط پر کس حد تک عمل کیا گیا ہے فروری ۱۹۵۴ء کے دوسرے ہفتہ میں

ہم مشرقی لوگ روحانی ادراک کے قائل ہیں

لنکا کے وزیراعظم کی نشری تقریر

کراچی ۱۵ رجنوری ۔ سرجان ایل کوٹلاوالا وزیراعظم لنکا کی حسب ذیل تقریر کل شام ریڈیو پاکستان کراچی سے نشر کی گئی :-

"میں ریڈیو پاکستان کا ممنون ہوں کہ اس نے مجھے پاکستان کے عوام سے مخاطب ہونے کا موقع دیا مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ مسٹر محمد علی نے مجھے پاکستان آنے اور آپ کا ملک دیکھنے کی دعوت دی جس گرمجوشی سے میرا اور میرے ساتھیوں کا استقبال کیا گیا ہے اور اس ملک میں جس انداز سے ہمیں خوش آمدید کہا گیا ہے اس کے لئے میں آپ کے وزیر اعظم ان کے ساتھیوں اور پاکستان کے عوام کا شکر گزار ہوں ۔

میں لنکا کے عوام کی جانب سے آپ کے لئے تہنیت کا پیغام لایا ہوں اور دوستی اور خیرسگالی کا یقین دلاتا ہوں ۔ غالباً میرا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ نے بے مائیگی کے عالم سے ترقی کر کے ایک طاقتور اور باعزت قوم کی حیثیت حاصل کر لی ۔ ہم لنکا کے عوام آپ کی اس جدوجہد اور ترقی کو دوستانہ خلوص و ہمدردی اور حیرت کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں قائداعظم اور لیاقت علی خان جیسے آپ کے عظیم المرتبہ لیڈروں اور ان کے نصب العین کو لنکا کی مسلم اقلیت ہی میں نہیں بلکہ وہاں کے عوام کے ہر طبقے میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ۔

ہم مشرقی لوگ روحانی ادراک کے قائل ہیں اور مذہبی رنگ کی زندگی بسر کرنے کی روایات رکھتے ہیں ۔ یہی چیز ہمارے عوام کو مادیت پرستی کے ان نظریات سے محفوظ رہنے اور بچنے میں مدد دے گی جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لینے کے لئے منڈلا رہے ہیں ۔ ہمیں اپنے ان عظیم مذہبوں یعنی اسلام ہندومت اور بدھ مت سے بڑی تقویت حاصل ہے ۔ ان مذہبوں نے ہمارے عوام کے نقطۂ نگاہ کو بنانے اور سنوارنے میں بڑی مدد دی ہے ۔ ایشیاء کے عوام کے پیچھے ان کی مذہبی روایات ہیں لیکن یہی افلاس اور بھوک ہیں جن میں کمیونزم کی پرورش ہوتی ہے ۔ اگر ہمیں ان نظریات سے جو ہمارے نظریات اور نقطۂ نگاہ کے منافی اور مخالف ہیں اپنی دنیا اور اپنے ملکوں کو بچانا ہے تو ہمیں اس غربت اور بھوک کا قلع قمع کرنا پڑے گا مغرب سے آس لگانا کافی نہیں ۔ جنوب مشرقی ایشیاء کے عوام کو ملکر اور اپنے مسائل کو خود حل کرنے کے عزم کے ساتھ کام کرنا چاہیئے اور اپنے عوام کو ان مصائب سے چھٹکارا دلانا چاہیئے ۔ جو انہیں محض زندگی کی ضروریات حاصل کرنے کے لئے اٹھانے پڑتے ہیں ۔ اس طرح ہمارے عوام وقار اور عزت کی زندگی بسر کر سکیں گے جو ہر انسان کا فطری حق ہے ۔

میں نے آپ کا کافی وقت لے لیا ہے میرے پاکستان کے دورے نے مجھے اس بات کا اور بھی یقین دلا دیا ہے کہ ہمارے مسائل ایک دوسرے سے بہت زیادہ وابستہ ہیں اور ہمارے مابین بہت زیادہ یکسانیت اور ہم آہنگی ہے ۔ لنکا اور جنوب مشرقی ایشیاء ایک دوسرے کی طرح سے ایک فرض عائد ہوتا ہے ۔ یعنی مل کر آگے بڑھنا اور بہتر حالات پیدا کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا تاکہ ہر ملک کا ہر باشندہ انفرادی طور پر بہتر اور مفید زندگی بسر کر سکے ۔ پاکستان کا دورہ میرے لئے ایک بہت بڑے تجربے کی حیثیت رکھتا ہے ۔ آپ کے عوام کے جذبہ کار ۔ قوت ۔ اور خوشحال قوم بن جانے کی بے پناہ خواہش نے مجھے بہت متاثر کیا ۔ آپ ایک عظیم الشان تہذیب اور تمدن کے وارث ہیں ۔ آپ کے ملک کا خاص مذہب وہ ہے جس نے دنیا کے علم و عقل اور فن و ادب میں قابل قدر اضافہ کیا ۔

ملایا میں پاکستان کا سفارتی دفتر قائم کیا جائے

ملایا کے پاکستانی باشندوں کے نمائندے کی صدا

کراچی ۱۵ رجنوری ۔ ملایا میں رہنے والے پاکستانی باشندوں کی لیگ کے صدر مسٹر ایس محمد شفیع نے جو آجکل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور ملایا کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرنے کی غرض سے ملایا میں پاکستان کا سفارتی دفتر کھولا جائے انہوں نے کہا کہ وہ اس مسئلہ پر وزیراعظم محمد علی سے ملاقات کریں گے کیونکہ ملایا اور پاکستان کے درمیان تجارت میں اضافہ کے پیش نظر اب اس دفتر کا قیام نہایت ضروری ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ ملایا میں پاکستان کے بنے ہوئے جوٹ کے سامان اور آلات جراحی کی کافی کھپت ہے مسٹر شفیع نے بتایا کہ وہ وزیراعظم محمد علی سے ملایا میں رہنے والے پاکستانیوں کے مستقبل کے متعلق بھی گفتگو کریں گے

نہرو کا خطبۂ صدارت

اردو میں بھی ہوگا

کلکتہ ۱۵ جنوری ۔ کلیانی کے کانگریسی اجلاس میں جب شریک ہونے کے لئے صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو یہاں پہونچیں گے تو سب سے پہلے وہ اپنے خطبۂ صدارت کے پروف دیکھیں گے ۔ صدر کانگریس کا خطبۂ صدارت تین زبانوں میں چھپ رہا ہے انگریزی ۔ ہندی اور اردو ۔ ۹ رفروری تک خطبۂ صدارت پریس سے چھپ کر آ جائے گا ۔ جسکے بعد صدر کانگریس اس پر نظر ثانی کریں گے ۔

اسّی گھنٹے تک برف میں دبے رہنے کے بعد زندہ نکلے

لڈبشم ۱۵ جنوری ۔ سوئٹزرلینڈ کے کتوں نے دو افراد کو جو اسّی گھنٹے تک برف کے ڈھیر میں دبے رہے تھے کھود کر زندہ نکال لیا ۔

سندھ اور پنجاب مسلم لیگ کو توڑنے کے فیصلہ پر دوبارہ غور کیا جائے گا!

(مسٹر محمد علی کا بیان)

کراچی ۱۵ رجنوری : مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ مجلس اپنے آئندہ اجلاس میں لیگ کی پنجاب اور سندھ کی شاخوں کو توڑنے کے فیصلہ پر دوبارہ غور کرے گی ۔ وزیراعظم محمد علی نے پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کرنے کے متعلق مسٹر منظور عالم کے ایک خط کے جواب میں کہا ہے کہ جب تک مجلس عاملہ اس معاملہ کا آخری تصفیہ نہ کر لے ۔ اس وقت تک کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا نوٹس زیر غور رہے گا ۔ اور کونسل کے اجلاس کی تاریخوں کا تعین اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا ۔ جب تک کہ مکمل مجلس عاملہ سابقہ فیصلہ کے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر لے فرض کیجئے مجلس عاملہ سندھ اور پنجاب مسلم لیگ کو توڑنے کے فیصلہ کو غلط قرار دے دیتی ہے ۔ تو پھر کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی ۔ وزیراعظم محمد علی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ مجلس عاملہ کا جو اجلاس یکم فروری کو طلب کیا گیا تھا وہ دس مارچ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ مشرقی پاکستان کے اراکین کے لئے فروری میں اجلاس میں شرکت کرنا ۔۔۔

وزیراعظم محمد علی کے دو خط

پنڈت نہرو کے حوالے کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۵ رجنوری : پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان نے آج شام بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہوں نے پنڈت نہرو کو وزیراعظم محمد علی کے دو خطوط دیئے ہیں ۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ کہ یہ خطوط کس سلسلے میں لکھے گئے ہیں ۔

۔۔۔ ممکن تھا ۔

پاکستان برطانیہ سے بھی فوجی امداد شکریہ کے ساتھ قبول کرے گا!

لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی کا اعلان

لندن ۱۵ رجنوری : پاکستانی ہائی کمشنر مقیم برطانیہ مسٹر اصفہانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے فوجی اڈے کسی دوسرے ملک کے حوالے کرنا یا پٹہ پر دینے کا کبھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوا ۔ اور نہ ابھی تک پاکستان اور امریکہ کے درمیان کوئی دفاعی معاہدہ طے پایا ہے ۔ ہم مشرقی حکومتوں کے خلاف مغربی طاقتوں سے کوئی فوجی اتحاد نہیں کر رہے ہیں نہ قیاس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ کہ ہم کبھی بھی کسی طاقت سے کوئی ایسا معاہدہ کریں گے جس سے کسی طرح پاکستان کی آزادی یا ایشیا کے امن و سلامتی کے لئے کوئی خطرہ ہو ہماری خارجہ پالیسی کا اہم ترین اصول امن عالم اور انسانی بھلائی کے لئے کام کرنا ہے ۔ پاکستان کو فوجی ساز و سامان کی امداد بہم پہونچانے کے لئے پاکستان اور امریکہ کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے ۔ اس کا مقصد محض یہ تھا کہ پاکستان اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے اپنی مسلح فوجوں کو مکمل طور سے لیس اور طاقتور بنانا چاہتا ہے ۔ پاکستان کسی ملک کے خلاف جارحانہ ارادے نہیں رکھتا ۔ مسٹر اصفہانی نے یقین دلایا کہ اگر برطانیہ نے پاکستان کو دفاعی ساز و سامان کے تحفے دینے کی پیشکش کی تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۔ پاکستان کے فوجی طور پر مضبوط ہو جانے سے کسی ملک کی سلامتی کو کوئی ضعف نہیں پہونچتا ۔ اس کے برعکس مضبوط پاکستان ایشیا کی سلامتی کے لئے مفید ترین خدمات سرانجام دے سکتا ہے ۔ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے ۔ اور عالمی اقوام کے خاندان کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو خوب جانتا ہے ۔ پاکستان تمام دوست ملکوں سے حتی الامکان گہری دوستی اور تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے ۔ خاص طور پر بھارت سے جو کہ پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے ۔

ایران میں برطانیہ کا نیا سفیر

لندن ۱۶ جنوری ۔ سر راجر سٹیونز کو ایران میں برطانیہ کا سفیر مقرر کیا گیا ہے ۔ راجر سٹیونز جو آجکل سویڈن میں برطانیہ کے سفیر ہیں ملکہ برطانیہ نے سر کا خطاب بھی دیا ہے ۔ مسٹر رابرٹ ہینکی کو جو سر رابرٹ سٹیونسن سفیر برائے مصر کی بیماری کے دوران میں مصر میں برطانیہ کے ناظم الامور تھے ۔ راجر سٹیونز کی جگہ سویڈن میں سفیر مقرر کیا گیا ہے

وزیراعظم لنکا نئی دہلی میں

نئی دہلی ۱۶ جنوری وزیراعظم سر جان کوٹلاوالا کل نئی دہلی پہونچ گئے ۔ وہ وہاں ہندوستان کے حکام سے لنکا میں رہنے والے ہندوستانیوں کی شہریت کے قانون کے متعلق بات چیت کریں گے ۔